سنت اعتکاف کی فضیلت اور اعتکاف کیسے کیا جائے

جو لوگ رمضان میں آتے رہے محنت کرتے رہے بزرگوں کی زیارت کرتے رہے ان جیسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ ایک اہم موضوع جس پر کم کلام ہوتا ہے عام طور پر لوگ بس اتنا ہی کہتے ہیں اعتکاف کرلو اور اعتکاف کی نیت کرلو اور مسجد میں چلے جاؤ۔ لیکن اعتکاف جو ہے یہ باقاعدہ ایک حسین عبادت ہے اتنی حسین عبادت ہے کہ حضور علیہ السلام نے زندگی میں جتنے بھی رمضان پائے آپ نے کبھی بھی اعتکاف نہیں چھوڑا ہمیشہ اعتکاف کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ ایک ایسی عبادت ہے جیسے کفایہ کہتے ہیں کفایہ عبادت ہے۔

کفایہ یہ ہوتی ہے کہ علاقے میں سے چند لوگ بھی اگر یہ عبادت کرلیں تو باقی سب جو ہیں اس سے مستثنٰی ہو جائیں گے اور باقیوں کو اس کی پوچھ نہیں ہوگی۔ جیسے نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر کسی نے دو چار لوگوں نے اس کو علاقے میں سے پڑھ لیا تو باقی تمام لوگوں سے وہ فرض اٹھ جاتا ہے بالکل ایسے ہی یہ بھی کفایہ عبادت ہے علاقے میں سے چند لوگوں نے بھی اس کو پورا کرلیا تو باقی لوگوں سے پوچھ نہیں ہوگی لیکن لوگ اس رعیت کا اتنا فائدہ اٹھاتے ہیں اتنا فائدہ اٹھاتے ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔

مثلاً ایک مسجد میں گنجائش ہے ہزار ڈیڑھ ہزار نمازیوں کی اس میں اول تو نوجوانوں کا بیٹھنے کا روجان ہی کوئی نہیں بہت تھوڑا ہے اس میں سارے بابے بیٹھ جائیں گیا اور وہ بابے جن کی آخری عمر ہوگئی جن کا آگے کوئی نام ونشان نہیں ہوگا تو وہ بیٹھ جائیں گے نوجوان مسکراتے ہوئے جارہے ہوں گے بابوں کا مذاق اڑا رہے ہوں گے۔ مجھے بھی یاد ہے جب ہم اپنی اس عمر میں تھے چونکہ اعتکاف کی نہ تو کبھی کسی نے شوق ڈالا تھا نہ اعتکاف کی فضیلت کبھی کسی نے بتائی تھی نہ اعتکاف کے کبھی کسی نے رنگ سمجھائے تھے اور نہ اعتکاف کا ذوق وشوق پیدا کیا تھا کسی نے تو مذاق اڑاتے تھے باقاعدہ یہ دیکھوں سارے انہوں نے منہ چھوپا لیے دیکھو گناہ کرکے آئے نے سارے منہ چھپا کر بیٹھ جاتے نہ اعتکافیے رومال پہن لیتے اور چھپ کر بیٹھ جاتے اعتکاف میں آگئے ہیں عجیب وغریب ایک کوسیپٹ تھا ہمارے ذہنوں میں یار یہ کیا لوگ ہوتے ہیں کیا کرتے ہیں یہ اسی تے نہیں کرسکتے مشکل بنایا ہوا تھا لوگوں نے ہمارے لیے لیکن سچی بات یہ ہے جب سے علم ہوا کہ اعتکاف کیا چیز ہے اور اعتکاف میں اللہ کتنا اپنا کرم کرتا ہے اس کے بعد زندگی میں کبھی اعتکاف چھوڑا ہی نہیں ہے تو یہ کفایہ عبادت اس میں کوئی شک نہیں لیکن خاص لوگ جو ہوتے ہیں وہ کفایہ عبادت کو بھی قربت کا ذریعہ سمجھتے ہیں بلکہ اگر میں یوں کہوں ہم نے آج تک زندگی میں جتنا کرم فضل زیارتیں محبتیں رحمتیں پائی ہیں وہ اعتکاف میں پائی ہیں یہ سچ ہے سب کچھ ہمیں اعتکاف سے ملا ہے اور وہ بھی اس اعتکاف سے جو اللہ والوں نے سکھایا جو انہوں نے بتایا کس طرح بیٹھتے ہیں کیا ترتیب ہوتی ہے کیا اس میں کرتے ہیں ہمارا چونکہ نظام نہیں تربیت کا بچیوں کا تو بالکل نہیں ہے اور مرد جو ہیں الہ ماشا اللہ جب اعتکاف کرتے ہیں ہجروں میں جو کچھ ہوتا ہے ہجروں میں جو کچھ یہ گند کرتے ہیں اللہ معاف فرمائے میں ایسے الفاظ منہ پر نہیں لانا چاہتا لوگ جانتے ہیں کہ ہجروں میں کیا کیا ہوتا ہے تو ایسے اعتکافوں نے لوگوں کے ایمان برباد کردیئے اور لوگوں کو اللہ سے مزید دور کردیا۔

آیئے میں آپ کو اس اعتکاف کی ایک جھلک پیش کرتا ہوں جو اصل میں اعتکاف ہوتا ہے جس کے بعد انسان مسجد سے یا ہماری بچی اس کمرے سے جب نکلتی ہے تو وہ وہ رہتی نہیں ہے جو وہ چند دن پہلے تھی اور اسی طرح وہ شخص جو مسجد میں دس دن پہلے گیا تھا وہ نکلتا ہے دس دن بعد تو وہ وہ شخص نہیں ہوتا جو دس دن پہلے اندر گیا ہوا تھا اتنی اعلی اتنی عظیم الشان دس دن کی اللہ کی مہمان نوازی ہئ جس کو اللہ تعالی دس دنوں کے لیے اپنا مہمان بنالے وہ گندے کا گندا ہی نکل آئے کیسے ہوسکتا ہے دس دن کے لیے اللہ جس کو اپنے گھر میں جگہ دے۔ مسجدیں کیا ہیں اللہ کا گھر وہ بچی جس کمرے میں بیٹھ جاتی ہے وہ بھی بیت بن جاتا ہے یعنی اللہ کا گھر بن جاتا ہے اللہ اپنے گھر جس کو بولالے وہ اسی طرح گندے اعمال کے ساتھ واپس آجائے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ ایک ٹیونگ کی طرح ہے جیسے ایک گاڑی ورک شاپ میں چلی جاتی ہے اور اگر وہاں ایک قابل مستری موجود ہے اور ایک باقاعدہ کورس بھی کیے ہوئے ہیں گاڑوں کے موٹرسائیکلوں کے اگر وہ گاڑی آپ اپنی لے آئے آپ کے پاس تو دس دن اس نے گاڑی اپنے پاس بھی رکھی ہو تو گاڑی اسی طرح نکل آئے ورک شاپ سے اللہ معاف فرمائے وہ مستری بیوقوف ہے یا وہ جھوٹا ہے یا پھر اس کو کرنا ہی کچھ نہیں آتا تھا یا پھر آپ نے گاڑی نہیں دی تھی کچھ اور ہی دیا تھا۔

اگر آپ نے گاڑی دی اور مستری بھی قابل تھا تو گاڑی اس طرح نکلے گی جیسی نئی ہوکر باہر آتی ہے تو ایسے ہی انسان کا اعتکاف کے بعد حال ہوتا ہے بالکل اسی طرح اعتکاف کے بعد حال ہوتا ہے آپ اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہو یعنی اللہ تعالی اپنے خاص کرم سے آپ کو اپنے پاس بولا لیتا ہے اور پھر انسان سر سے پاؤں تک بدل کر باہر آتا ہے یہ اعتکاف ہے۔

فضیلت

حضور ﷺ نے چند الفاظ ارشاد فرمائے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ کی رضا کے لیے جو اعتکاف کرتا ہے اللہ اس کو دو حج اور دو عمرے عطا فرماتا ہے گھر بیٹھے دو حج اور دو عمرے وہ بھی قبول شدہ تقریباً ۱۲ لاکھ کا خرچہ ہے ۱۲۰ دنوں کی تھکاوٹ ہے اور پتہ نہیں قبول ہو یا نہ ہو لیکن آپ اعتکاف بیٹھے دو حج اور دو عمرے قبول شدہ اپنے نامہ اعمال میں لکھوا کر باہر آجائیں۔

پھر فرمایا جو اعتکاف والا ہے اس میں اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی اللہ خندق کھود دیتا ہے جس کی چوڑائی زمین اور آسمان کے برابر ہے وہ شخص کبھی دوزخ میں جا ہی نہیں سکتا کیونکہ اتنا چوڑا گھڑا کھود دیا جاتا ہے کہ وہ کبھی بھی جا ہی نہیں سکتا۔

پھر فرمایا جواعتکاف والا ہے جتنی نیکیاں وہ باہر رہ کرسکتا تھا کرسکتی تھی دس دنوں میں وہ دس دنوں کی نیکیاں نہیں کرسکی یا اعتکاف کے اندر ہے وہ باہر رہ کر بہت ساری نیکیاں کرسکتا تھا فرمایا کہ وہ ساری نیکیاں اللہ بغیر کیے ہوئے عطا کردیتا ہے آپ نے کچھ نہیں کیا لیکن وہ نیکیاں آپ کو مل گئی تو بے حد اس کی فضیلت رحمت اور کرم ہے جیسے اللہ چاہے عطا کرے لیکن چونکہ شوق ہی مٹ گئے۔

عورتوں کے لیے ڈر ڈال دیا دل میں بچیاں اعتکاف کرنا چاہتی ہیں تو جواب آتا ہے خبردار ڈر جاتی ہیں عورتیں خبردار نوجوان لڑکیاں کہاں اعتکاف بیٹھتی ہیں تو اس طرح بے وقوفی کر کے بچیوں کو دور کردیا اعتکاف سے شوق ختم کردیئے آپ اندازہ کیجیے جب اعتکاف والا جب اعتکاف سے باہر نکلتا ہے جس طرح اس کی آؤ بھاگت ہوتی ہے جس طرح اس کی خدمت کی جاتی ہے جس طرح اس پر ہار ڈالے جاتے ہیں جس طرح اس کو پھول پہنائے جاتے ہیں کیا یہ وہی منظر نہیں ہے جیسے ایک حاجی ائیرپورٹ سے نکل رہا ہو وہی منظر ہے اسی طرح ہے ایک عجیب وارفتگی سی چہرے پر نور ہوتا ہے پورا خاندان بعض لوگ اکٹھا کر لیتے ہیں آجاؤ ہماری لڑکی کو اعتکاف میں سے نکالو آجاؤ ہمارا بچہ فلاح جگہ اعتکاف میں بیٹھا ہے آجاؤ مل کر اسے نکالنے جائیں ایک عجیب وغریب محبت سی ہوتی ہے جب اعتکاف والا نکل رہا ہوتا ہے سعادت تو بہت بڑی ہے مگر افسوس

ے متائے کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ہمارے دور میں شوق تقریباً ختم ہو گئے لوگوں نے اپنے کام اتنے پھیلا لیے ہوئے ہیں زیادہ کر لیے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں ایسی دس دن بھوکے مرنا آئے مطلب جو پ کس نے کرنی ہے روٹی کس نے کھانی ہے بچوں کو کون پالے گا فلاح کون کرے گا بئی اتنے بہانے اس قدر بہانے کہ اس رب کے ساتھ اعتماد اور بھروسہ ہی ختم ہو گیا جس طرح اس نے پہلے تین سو ساٹھ دن اگر سال میں ہیں تو تین سو پچپیس دن روٹیاں سی نے دی ہے دس دن بھی وہی دے گا بلکہ پہلے سے بہتر دے گا۔ جو اعتکاف بیٹھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں جاتے ہیں تو اللہ کیسی کیسی نعمتیں بھیجتا ہے ان کے لیے کھجوریں آتی ہیں بھلے آتے ہیں چاٹ آتی ہے چکن آتے ہیں مٹن آتے ہیں بندہ کہتا ہے یہ سارا سال چیزیں میں نے گھر نہیں کھائی ہیں اتنا کچھ آرہا ہے اتنی محبت اتنا پیار لوگ سلام کر کر کے جا رہے ہیں دعا کے لیے کہہ رہے ہیں حضرت صاحب دعا تو کریں آپ اعتکاف بیٹھے ہیں میرے لیے دعا کرنا کتنی عزت اللہ دے رہا ہے اور یہ کہتا ہے نہیں پتہ نہیں روٹی ملنی ہے کہ نہیں ملنی تو بے حد بہانے ہیں لوگوں کے پاس لیکن اعتکاف اپنی جگہ ایک بڑی اعلیٰ اور عظیم الشان عبادت ہے۔

آقا علیہ السلام نے کوئی سال نہیں ایسا چھوڑا جس میں اعتکاف نہ کیا ہو۔ ایک سال ایسا ہوا کہ آپ کسی جنگ کی شرکت کی وجہ سے اعتکاف نہیں کر سکے تو آپ نے اگلے سال بیس دن کا اعتکاف کیا یعنی آپ نے اس کسر کو پورا کر دیا کہ میں پچھلے سال کوئی مجبوری اور کسی معاملے کی وجہ سے نہیں بیٹھ سکا تھا تو آپ نے اگلے سال بیس دنوں کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف تین قسم کا ہوتا ہے

اعتکافِ واجب

اعتکافِ سنت

اعتکافِ نفل

یہ تینوں اعتکاف اپنی جگہ بڑی فضیلت کے حامل ہیں۔

اعتکافِ واجب

اعتکافِ واجب یہ ہے کسی نے منت مانی ہوا اے اللہ میرا فلاح کام توں کردے تو اسے بدلے میں اتنے دن اعتکاف کروں گا یا کروں گی۔

پانچ دن یا ایک ہفتہ بیس دن بعض لوگ یہ بھی نیت کرتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ نظروں میں اور منتوں میں یہ بہت بڑی منت ہے اور اس سے بڑی جلدی کام ہو جاتا ہے کیونکہ اعتکاف کی منت مانگنا بہت بڑی سعادت ہے لوگ زیادہ تر منت مانگتے ہیں دیگوں کی خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں اور زیادہ تر منت مانگتے ہیں اس طرح کی جس میں آسانی ہو چھ نفل دس نفل کام بحری جہاز کی طرح لینا چاہتے ہیں اور اللہ کو دے کتنا رہے ہیں چھ نفل بڑی عجیب سعادت ہے لیکن چلو سعادت ہے۔ ایسا نہیں ہے منت بھی اسی طرح کی مانی جائے جس طرح کا کام اللہ سے کروانے کی امید ہے تو اگر منت مان لی کہ میں اتنے دن اعتکاف کروں گا یا کروں گی تو وہ اعتکاف واجب ہو گا یہ ذہن میں رکھیں یعنی جوں ہی وہ منت پوری ہوئی آپ کی وہ آرزو خواہش پوری ہو گئی تو ساتھ ہی اب مسجد میں چلے جانا پڑے گا یا عورت اپنے گھر میں اعتکاف کرے گی اسے واجب اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکافِ سنت

سنت اعتکاف وہی ہے جو رمضان میں ہوتا ہے یہ صرف رمضان میں آتا ہے اور آخری عشرے کا ہوتا ہے آخری دس دنوں میں اس کو سنت اعتکاف کہتے ہیں۔

حضورعلیہ السلام بیسویں روزے کی افطاری اعتکاف میں کرتے تھےاس کے بعد آپ ۲۹ رمضان تک یا ۳۰ رمضان تک مسجد کے اندر ہی ٹھہرتے تھےتو یہ سنت اعتکاف اور اصل اعتکاف یہی ہے اور اسی کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر کسی نے پورے شہر میں سے چندلوگوں نے بھی کرلیا پورے علاقے میں سے تو سب میں سے یہ سنت اٹھالی جائے گی کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سارا علاقہ گنہگار رہوگا یہ وہ سنت اعتکاف ہے۔

اعتکاف نفل

نفل اعتکاف کے لیےکوئی وقت یا رمضان شرط نہیں یہ کسی بھی وقت ہوسکتا ہے آپ مسجد میں گئے ساتھ ہیں نیت کردی۔

میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو وہ نفلی ہوگا جتنی دیر مسجد میں رہے گے بیٹھے گےاتنی دیر اعتکاف کی سعادت حاصل رہے گی اور جتنی دیر آپ وہاں پر قیام کریں گے وہ اعتکاف میں ہی لکھا جائے گا۔اللہ اکبر آیئے جس نے اعتکاف کرنا ہے نیت جس جس کی ہے اللہ اس کو سعادت بخشے۔

سب سے پہلے نیت سماعت کرے،جس طرح ہر عبادت کی نیت ہوتی ہے ایسے ہی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کی بھی نیت ہے وہ نیت یہ ہے باقاعدہ زبان سے کہا جائے دل سے کہا جائے اے اللہ میں لیلۃ القدر پانے کی نیت سے سنت اعتکاف کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔ یہ اصل میں اس کی نیت ہے کیونکہ سارے کا سارا اجر اور سارے کی ساری برکت وہ آخری عشرے میں وہ لیلۃ القدر کی ہے وہ اصل میں اس کو پانے کا ایک طریقہ ہے اعتکاف کہ آپ مسجد میں ٹھہریں اور جو بھی رات آئے گی اس رات آپ مسجد میں ہی ہوں گے تو اس لیے اعتکاف کی اصل نیت لیلۃ القدر کو پانا ہے یہاں پتہ ہی کوئی نہیں ہوتا اسی طرح چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور بیٹھ کر اسی طرح سارا وقت ضائع کر کے واپس آجاتے ہیں تو اعتکاف کی باقاعدہ نیت جو ہے وہ لیلۃ القدر کے ساتھ ہے۔

لیلۃ القدر آخری پانچ تاک راتوں میں سے ایک رات ہے ضرور اللہ کا نبی ہمیں اس کی خبر بھی دے سکتا تھا اگر وہ رسول ہمیں قبر کے تین سوال بتا سکتا ہے تو بئی قبر میں جاؤ گے تو یہ تین سوال ہوں گے۔

من ربک ...مادینک ...

اگر وہ رسول میں قیامت کے دن کے سات سوال بتا سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنا قدم نہیں اٹھا پائے گا جب تک وہ سات سوالوں کے جواب نہ دے اور سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا۔ آقاﷺ نے یہ ساری خبریں ہمیں دی ہیں قیامت کے سات سوال بھی بتادیئے اور قبر کے تین سوال بھی بتادیئے حالانکہ پیپر ابھی ہونا ہے پرچہ پہلے ہی آوٹ کردیا تو یہ حضور کی کیسی حکمت ہے کہ میری امت کو کوئی تکلیف نہ ہو کوئی پریشانی نہ ہو چلو پرچہ آوٹ کردو حالانکہ پرچہ آوٹ کرنا مناسب نہیں ہوتا لیکن حضور علیہ السلام نے اللہ سے جا کر یہاں تک اجازت لی ہوئی ہے کہ میری امت کو کوئی پریشانی نہ ہو بتادیا جائے کیا پوچھا جائے گا ارے جو نبی یہاں تک جا سکتا ہے وہ کیا لیلۃ القدر نہیں بتا سکتا تھا۔ بتا سکتا تھا لیکن حضور نے کیوں نہیں بتایا اس کی بھی حکمت سن لیں۔

آقا علیہ السلام ایسے ہی رمضان کا موقع تھا آپ اعتکاف میں تھے آپ اپنے ہجرے سے بڑے مسکراتے ہوئے چہرہ بڑا طبع اور فرحت کے ساتھ تھا آپ تشریف لائے اور باہر نکلے ہجرے سے صحابہ کا ایک گروہ مسجد کے اندر موجود تھا آپ چلتے ہوئے ان کی طرف آرہے ہیں تو قریب ہی دو صحابہ کسی بات پر تکرار کررہے تھے آپس میں گفتگو تھی وہ کسی موضوع پر تھی کسی مسئلے پر تھی اور آپس میں دونوں تکرار اس طرح کر رہے تھے ان دونوں کی آواز اتنی اونچی ہوئی کہ ان دونوں کی آواز مسجد میں گونجی یعنی بحث میں اتنا ان دونوں نے اونچی آواز سے مخاطب کیا کہ پوری مسجد میں ان لوگوں کی آواز گونج اٹھی یعنی تھوڑا سا ایک جھگڑنے کی کیفیت پیدا ہوئی۔اب حضور علیہ السلام کو آتے ہوئے دیکھا آپ نے لیکن جونہی آپ ایسے نظر اٹھائی اور ان کی طرف دیکھا تو آپ کا چہرہ بدل گیا اور آپ نے فوراً رخ بدلہ اور واپس ہجرے میں تشریف لے گئے پھر وقت آیا تو دوبارہ واپس آتے ہیں تو صحابہ نے پوچھا حضور آپ تھوڑی دیر پہلے آئے تھے ہمیں لگا کہ کچھ خبر ہے کوئی بات کرنے آرہے ہیں لیکن پھر آپ اچانک خود ہی تشریف لے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے صحابہ مجھے اللہ نے خبر دی تھی کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے؟؟ تو میں تمہیں بتانے آیا جی چاہا کہ تمہیں بتادوں کہ رمضان کی یہ رات لیلۃ القدر ہے لیکن جب میں آیا تو میں نے دیکھا کہ تم میں سے دو آپس میں لڑ رہے تھے میرے دل میں ملال آیا کہ ان کو مسجد کے آداب کا خیال ہی نہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ ان کے قریب ان کا نبی ہے ان کو اندازہ ہی نہیں۔

بئی ایک شخص بڑا خوبصورت تحفہ لے کر آپ کے پاس آرہا ہو مٹھائی اور بڑی خوبصورت چیزیں آگے سے آپ لڑ رہے ہوں اس کا جی چاہے کہ وہ دے آپ کو کم از کم اس وقت تو نہیں دے گا آپ لڑ رہے ہوں موڈ سارا خراب ہو جائے گا موڈ سارا چوپٹ ہو جائے گا دل چاہے گا یار یہ میں کس وقت آ گیا مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا ایسے ہی ہوا اور فرمایا کہ میں پھر چلا گیا اندر چلو یہ ذرہ لڑ لیں نہ بعد میں آتا ہوں جونہی میں اندر گیا اللہ نے مجھے وہ بولا دیا میں اس کے بعد سوچتا ہی رہ گیا کہ وہ کون سی بات تھی میرے ذہن سے وہ بات اٹھالی گئی لحاظ اب تم سب ہر رمضان کے آخری عشرے میں سے آخری پانچ تاک راتوں میں سے تلاش کرو یعنی کو صحابہ کی وجہ سے ہم پر بہت کرم ہوئے ہیں لیکن کبھی کبھی جب یہ خیال آتا ہے نہ تو یہاں آکر پھر یہی عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کاش! وہ دونوں اس وقت نہ جھگڑ گیا ہوتا کاش دونوں اس وقت تکرار نہ کر رہے ہوتے اس سے ایک اور بھی سبق ملتا ہے کہ ہمیشہ بزرگوں کی مجلس میں یا اللہ والوں کی مجلس میں یا مسجد میں اپنی طرف نہیں بلکہ ان کی طرف دھیان ہونا چاہیے اس سے بڑے معاملات خراب ہو جاتے ہیں جو لوگ مجالس کے آداب کا خیال نہیں رکھتے اس سے بڑی رحمتیں ان تک آتی آتی چلی جاتی ہیں۔

حضرت ابوالبیان سعید احمد مجددیؒ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا ایک واقعہ سنایا

آپ فرماتے ہیں کہ لوگ بڑی عجیب چیز ہوتے ہیں یہ زیادہ تر فصلی بیٹرے ہیں زیادہ تر یہ بے چارے چل چلاو ماحول ہوتا ہے اور چڑھتے سورج کو سلام والا سلسلہ ہوتا ہے وفادار شخص تھوڑے ہوتے ہیں فرمانے لگے ایسے ہی ایک شخص تھا وہ میرے پیچھے پڑا رہتا حضرت جب آپ محسوس کرے نہ آپ کو بڑا فیض محسوس ہو رہا ہے تو مجھے تو مجھے قریب بولا لیجیے گا مجھے دیجیے گا یعنی جب آپ سمجھیں کہ بہت قیمتی معاملہ ہو گیا ہے تو

مجھے ضرور دیجیے گا مجھے آپ کے فیض کی بڑی ضرورت ہے کرم کیجیے فرماتے ہیں میں کہہ دیتا ہاں ٹھیک ہے کہتے ہیں وہ ہر جمعہ آتا انتظار کرتا لیکن میں چپ رہتا نظر وہ مجھے آتا قریب بیٹھا ہوا ہے کہتے ہیں ایک دن ایسا ہوا میں نے جمعہ پڑھا تو نظر آ گیا تو بڑا دل اس کی محبت میں اچھلا یار بڑی دیر سے بے چارہ آتا ہے روز کہتا ہے حضرت میرے لیے کوئی دعا کر دیں یا مجھے قریب بولا لیں چلو آج سارے کام چھوڑ کر پہلے اسی کو بولاتا ہوں اپنے پاس تو آپ فرماتے ہیں میں نے آنکھیں جھکا لی لوگ بیٹھے ہوئے تھے ختمات پڑے جا رہے تھے اب پوری نیت کر لی کہ سارا فیض جتنا بھی اللہ نے سینے میں ڈالا ہے پوری کوشش کروں گا کہ اس کے سینے میں ڈال دوں اتنے پیار سے روز کہتا ہے اللہ اس کو برکت دے سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہتے ہیں میں نے توجہ کر کے اپنا سارا سینہ بڑھ لیا نہ فیض سے جونہی میں نے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ وہ باہر گیٹ کے پاس کھڑا موٹر سائیکل کو کک مار رہا ہے وہ جا رہا ہے کہتے ہیں کہ وہ سارے کا سارا میرے اندر ہی جذب ہو گیا اتنا مجھے دکھ ہوا اگر یہ چند سیکنڈ اور بیٹھتا تو اس کی نسلیں سنور جانی تھی یہ ہوتا ہے انسان بے وقوف جو بازاوقات ایسی حکمت اور کرم سے محروم ہو جاتا ہے

اصول

جب آپ کا مجلس سے اٹھ جانے کو جی چاہے سمجھ لیں وہی وقت فیض کا ہے جب آپ کا مجلس میں نہ جانے کو جی چاہے سمجھ لیں وہی وقت وہی مجلس تمہاری قسمت بدل دے گی۔ آپ کہنے لگے میں نے مولا کیسے لوگ ہوتے ہیں کہتے ہیں اس کے بعد آ کر وہ میرے پیر پڑھتا رہا ہے میرا موڈ ہی نہیں بنا اس کے بعد آ کر اس نے بڑی دفعہ کہا ہے اس کے بعد دوبارہ ذہن ہی نہیں بنا پھر پتہ نہیں کہاں چلا گیا کبھی آیا ہی نہیں۔ تو یہ حال ہوتا ہے اس وقت صحابہ اکرام آپس میں بات کر رہے تھے پتہ نہیں کیا بات ہو گئی لیکن حضور علیہ السلام موڈ بدل گیا آپ نے کبھی دوبارہ وہ بات کی نہیں یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ آخری پانچ راتوں میں تلاش کرو پوری امت محنت کر رہی ہے۔ بڑی لوگ اب پھر محنت کر رہے ہیں خیر پھر اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ ہر بندہ جو اعتکاف والا ہے وہ اب پانچ تاک راتیں تو جاگے گا جب وہ پانچ راتنیں جاگے گا تو عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔

امید ہے اللہ پانچ لیلۃ القدر کا ثواب دے دے گا یہ بھی حکمت ہے کہ ہو سکتا ہے پہلے ایک ہی جگتے اب پانچوں میں جاگتے ہیں تو اللہ نے پانچ لیلۃ القدر کا ثواب لکھ دیا ہے بہت بڑی رات ہے۔

عربوں کی ایک عادت

عرب جب کسی چیز کو بہت اہم بتاتے تھے نہ تو اس میں ہزار کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

وہ تو ہزار بندوں سے زیادہ سوہنا ہے ایسے کہتے یا وہ تو ہزار بندوں سے زیادہ امیر ہے میرے پاس ہزار اونٹ ہیں تیری صحت تو ہزار بندوں سے اچھی ہے ہزار کا لفظ ان کی لغت میں بڑا قیمتی لفظ تھا اور ہر اچھے کام کے لیے وہ ہزار کا لفظ بولتے تھے ان کی فطرت کو دیکھتے ہوئے جب سورۃ القدر نازل کی تو اس میں یہی کہا

کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے افضل ہے یہ ہزار مہینے تقریبا ۸۰ سال بنتے ہیں تو ہزار مہینے ۸۰ سال بنے اللہ فرما رہا ہے یہ تو میں صرف اس لیے کہہ رہا ہوں یہ عربوں کا ایک لہجہ تھا انھیں بتانے کے لیے کہ یہ کیسی رات ہے اس لیے میں نے ہزار کہہ دیا ہے تو تم ادھر میں ٹوق گئے ہو ۸۰ سال ہی نہیں بس اس سے بہتر ہے بزرگوں نے فرمایا اس رات کی عبادت کئی کئی ہزار سال کا ثواب دے جاتی ہے اتنی بڑی رات اس رات کی تلاش اصل میں اعتکاف کا اصل رنگ ہے جیسے اللہ عطا کرے۔

اعتکاف میں لیلۃ القدر جس کو ملتی ہے تو ہوتا کیا ہے؟؟

کیا ہوتی ہے لیلۃ القدر کیا نمازی صاحب جو ہیں کوئی ان کو نور نظر آتا ہے بہت ساری باتیں ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیلۃ القدر یہ ایک لمحہ ہے کیفیت ہے یہ ایک سیکنڈ چند منٹ ہوتے ہیں یہ ایک وقت ہے اگر اعتکاف والے پر آ جائے اور اس وقت وہ اگر عبادت میں بیٹھا ہوا اور اس کا دھیان پوری طرح اپنے رب کی طرف ہو پورا دھیان سوئی اس کی اللہ کے ساتھ جڑی ہو وہ وقت بھی آ جائے حسن اتفاق سے اللہ کے کرم سے اللہ کی رحمت سے جو بھی کہہ لیں وہ وقت بھی آ جائے اور اس کا دھیان بھی اللہ کی طرف ہو اور اس طرح اس کے روئے روئے سے آنسو بہہ جائیں کہ اس کی روح اور جسم آنسوؤں سے تر ہو جائے۔ اس کو سوائے اپنے گناہوں کے بدبختیوں کے کچھ یاد نہیں آتا اور یوں لگتا ہے میں سب سے بڑا بدبخت سب سے بڑا ذلیل سب سے بڑا منحوس انسان میں خود ہوں باقی سب مجھ سے اچھے ہیں میری کوئی اوقات نہیں وہ اپنے آپ کو جان لیتا ہے اس لمحے میں اللہ تعالی اس کی حقیقت چند سیکنڈ میں اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے کہ اے بندے تو یہ ہے اور دیکھ میں کتنا بڑا ہوں میری ذات کتنی اعلی ہے میری عزت اور وقار کتنا بڑا ہے تو اپنی اوقات دیکھ تیرا حال یہ ہے وہ کیفیت بزرگوں نے کہا کہ لیلۃ القدر کہلاتی ہے دس دن بیٹھا رہا ایک سیکنڈ کے لیے ایسا ہوا ہی نہیں تو وہ اللہ بڑا اکرم کرنے والا ہے اس کی رحمتیں بے حد و حساب ہیں وہ چاہے تو آپ کی کسی کیفیت کو نہ دیکھیں لیلۃ القدر میں وہ تو ایسا خدا ہے

؎ جاگنے والوں کو محروم دو عالم رکھا اور سونے والوں سے کہا جا ساری کھدائی تیری ہے

وہ ایسا بھی رحیم ہے اس کو یہ اصول نہ سمجھ لیجیے گا ایسا نہ سمجھیے گا کہ اب سونے کی اجازت مل گئی یہ اس کا اصول نہیں ہے وہ یہ کسی کسی کے لیے کر دیتا ہے اصول یہ ہے کہ یہ کیفیت لیلۃ القدر کہلاتی ہے اس کو لگتا ہے کتنے گھنٹے ہو گئے میرا رونا نہیں ختم ہو رہا ہے پوری رات اسی طرح گزر جاتی سینہ دل لطائف پاک کیے ہوں یا کسی شیخ نے توجہ دی ہو جس کو کسی مرشد کا ہاتھ ملا ہو یا جس کو کسی اللہ والے نے کسی رحمت اور کرم سے نوازا ہو عصر کے وقت سے اس کی برکتیں شروع ہوتی ہیں اور اگلے دن فجر کی اذان تک رہتی ہیں عصر کے وقت سے ہی اس کو محسوس ہوگا اس کی گھنٹیاں بج جائیں گی اس کے لطائف work میں آ جائیں گے اس کو پتہ چل جائے گا آج لیلۃ القدر ہے۔

قبلہ عالم سے آج بھی جب اعتکاف کے دنوں میں بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ لگ رہا ہے آج کچھ ہے کئی بار ایسا بھی ہوا حضرت نے اس دن فون کیا جو جوفت رات ہے بیسوی چوبیسوی چھابیسوی اور ۲۸ رات ہے آپ فون کر کے کہہ رہے ہیں لگ رہا ہے آج ہے کچھ میں نے کہا حضور آج تو جوفت رات ہے تاک رات تو نہیں ہے تو فرمایا کہ مدینہ شریف میں تو تاک رات ہے نہ۔

خاصا دی گل عماں آگے نہیں مناسب کرنی

کہا مدینہ شریف میں تو تاک ہے نہ تم چھوڑو یہاں تو جوفت ہے نہ وہاں سے جو پیغام آرہا ہے لگ رہا ہے آج لیلۃ القدر ہے لحاظ آپ اپنی کمر باندھ لیں اور بہت بار ایسا ہوا لیلۃ القدر کی ساری برکتیں جوفت راتوں میں دیکھی گئی یہ اللہ کا کرم ہے وہ جس کو چاہے عطا کردے اور پھر تاک راتوں میں بھی دیکھی گئی۔

اعتکاف کے آداب

☆ مردوں کے لیے اعتکاف مسجد میں صرف ہوتا ہے وہ کہی اور نہیں کرسکتا گھر دکان یا فیکٹری میں جہاں پانچ وقت نماز ہوتی ہو وہاں اعتکاف کی اجازت ہے۔ جمعہ باز مسجدوں میں نہیں ہوتا لیکن وہاں اعتکاف ہوسکتا ہے اسے جمعہ پڑھنے اعتکاف والے کو کسی اور مسجد میں جانا ہوگا لیکن مردوں کا مسجد میں ہوتا ہے اعتکاف کسی اور جگہ نہیں ہوسکتا۔

☆ اعتکاف میں مسجد کے آداب اور اہمیت کو جان لیا جائے۔

☆ اعتکاف کی بہترین عبادت قرآن پاک کی تلاوت ہے کیونکہ اس مہینے کی نسبت بھی قرآن پاک کے ساتھ ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

☆ اعتکاف والے کے لیے قرآن کی تلاوت زیادہ مرغوب ہے بہتر ہے سمجھے ترجمے سے پڑھے بے شک دو چار پارے پڑھ لے لیکن ترجمے سے پڑھے۔

☆ اس بات کو میں دوبارہ دوہرادوں بعض لوگ اعتکاف سے نکلتے ہیں چھ چھ قرآن پڑھ کے دس دس قرآن پڑھ کے لیکن ان سے پوچھ کر دیکھ لیں حضرت سورۃ فاتحہ کا معنی اور مطلب کیا ہے تو وہ نہیں بتا پاتے تو ایسے لوگوں کو کب عقل آئے گی کب ہوش آئے گی قرآن ایسے نہیں ہے قرآن ترجمے کے ساتھ ہے آپ جب تک ترجمہ نہیں پڑھتی ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں تو اپنے آپ کو چھ چھ قرآن سیکھایا کریں۔ یہ صرف شیطان نے نفس نے ایک ایسا جھنسا دیا ہے لوگوں کو اور لوگ بے چارے اس میں پھنسے ہوئے ہیں بس یہ پڑھتے جائیں اور یہی سمجھیں کہ میں قرآن پڑھ رہا ہوں حالانکہ قرآن ترجمے کے ساتھ ہے آپ دو چار پارے پڑھ لیں لیکن ترجمے سے پڑھ کر باہر آئیں تا کہ لوگوں کو بتا سکیں کہ میں نے سورۃ بقرہ میں کیا پڑھا میں نے سورۃ نحل میں کیا پڑھا میں نے سورۃ المائدہ میں کیا پڑھا یہ ساری چیزیں ذہن میں ہونی چاہیے ترجمے سے قرآن پڑھا جائے۔

☆ ایک اور چیز یہ جو مسجد میں لوگ جاتے ہیں اپنا منہ چھپا لیتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس کا کوئی تعلق اعتکاف سے نہیں ہے اتنا بڑا رومال لا کر اس کو اچھی طرح باندھ کر لا کر ڈرونے سے بن جاتے ہیں ہئی کیا کرتے ہو کیوں اپنے آپ کو تنگ کرتے ہو مسجد کے اندر ہو تم کعبے شریف میں جا کر دیکھیں لوگ اعتکاف کرتے ہیں کیا وہاں منہ ڈھنپتے ہیں لوگ یہ مسجد نبوی ہے یہاں لوگ ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں بیٹھتے ہیں کبھی فون کر کے پتہ کریں وہاں لوگ بیٹھتے ہیں موٹے موٹے سکارف لے کر بیٹھتے ہیں یہ لوگوں پر ڈال دیا گیا اور لوگ اس سے بھاگ گئے کہ یار میں تو نہیں کرسکتا۔ اعتکاف کا تعلق مسجد کے ساتھ ہے آپ مسجد کے اندر چلے گئے اپنا چہرہ کھولیں کوئی مسئلہ نہیں مجھے یاد ہے کہ ہم بچپن میں اعتکاف والوں کے منہ دیکھا کرتے تھے غور سے اچھا یہ کون ہے اعتکاف بیٹھا ہوا غور سے دیکھتے تھے اس نے چھپایا ہوتا تھا نہ وہ بھی چھپا تا تھا آگے سے خبردار مجھے نہ دیکھو کیا کرتے ہو اعتکاف کا تعلق کچھ ایسا نہیں ہے آپ مسجد کے اندر آگئے ہیں بس اعتکاف میں ہیں آپ اللہ کی مسجد میں ہیں۔

☆ خواتین اسی طرح ہوں گی ظاہر ہے اپنے گھر کے اندر ہیں اپنے اس کمرے کے اندر ہیں تو وہ پہلے ہی اعتکاف کے اندر ہیں اب اس کے اندر جا کر بھی موٹا سا ڈوپٹہ پکڑ لینا ہئی آپ پہلے ہی پردے میں ہیں ہاں ڈانپ لیں جب آپ نماز پڑھیں یا قرآن پڑھیں اپنے سر کو ڈانپ لیں اچھی طرح بعض وہاں بھی پیک ہو کر بیٹھی رہتی ہیں ہئی وہ پہلے ہی آپ مسجد کے اندر ہیں وہ پہلے ہی کمرہ بند ہے اور اس میں کوئی نہیں آ رہا Easy رہیں Enjoy کریں یہ بڑی اچھی عبادت ہے نہ کہ بوجھ دو چار دن بعد جب ایسی پابندیاں جان بوجھ کر اپنے اوپر لگاتے ہیں نہ آپ تو دو چار دن بعد اعتکاف مصیبت محسوس ہونے لگ جاتا ہے یار یہ میں کدھر پھنس گیا۔

☆ ہمارے بعض ایسے بھی دوست تھے یہ پابندیاں پتہ ہی نہیں تھی جب اندر گئے تو منہ بند کر کے بیٹھنا پڑا دو چار دن گزرے ایک لڑ کا تو مسجد کی دیوار پھلانگ کر چلا گیا یہ نہیں کرسکتا میں اعتکاف اتنا مشکل تو مشکل کر دیا اس کو لوگوں نے اس کو انجوئے کرنا چاہیے یہ بڑی پیاری عبادت ہے Esay رہیں یہ بھی عرض کیا گیا کہ اس میں مردوں کے لیے کوئی شرط نہیں ہوتی کہ وہ اپنے چہروں کو ڈھانپے یا ہو جرے بنانا بھی کوئی شرط نہیں ہے۔

☆ اعتکاف بغیر ہوجروں کے ہوتا ہے اور آقا علیہ ﷺ کا ہوجرہ اس لیے بنایا جاتا تھا کیونکہ حضور علیہ ﷺ کو مہمان ملنے بہت زیادہ آیا کرتے تھے تو آپ پھر باقاعدہ ان کے لیے اہتمام کرتے کوئی خاص گفتگو کرنی ہوتی تب آپ ہوجرے میں ہوتے یہ ہوجرے بنانا ضروری نہیں ہے اور اگر کوئی مسجد میں بنا بھی لے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

لیکن مسئلہ وہی ہے جو میں نے بتایا کہ ہوجروں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ جانتے ہیں میرے علم میں ایسے بھی لوگ آئے کیونکہ اعتکاف پچھلے پندرہ سالوں سے ہے بہت ساری تحقیق اور بہت سارا تجربہ اس سے حاصل کیا ہے یوں سمجھے مار کھائی ہے تب جا کر ان چیزوں کا پتہ چلا ہے بعض ایسے بھی لوگ نظر آئے وہ چھٹیاں لیتے ہوجرہ بناتے اچھا اندر بہترین بیٹ لگاتے اور خوب نیندیں پوری کرتے ان سے پوچھتے یار آپ لوگ کیا سچی بات ہے میں تو آرام کے لیے اعتکاف کیا ہے میں تو اس لیے اعتکاف بیٹھا ہوں دس دن آرام کروں گا آہ ہاہ موج روٹی پانی سحری افطاری اور صرف سونا اور ہوجرے بند کسی کو کیا پتہ کہ اندر اعتکافیہ کیا کر رہا ہے یہ حال تھا باقاعدہ بیٹ بچائے جاتے اور اعتکاف میں خراٹے لے رہے ہیں جناب اور موج مستی ہو رہی ہوتی ہیں اور بعض نے ٹوٹیاں لگائی ہوتی ہیں پتہ نہیں کیا سن رہے ہوتے ہیں لیپ ٹاپ چل رہے ہوتے ہیں ہوجروں کے اندر انٹرنیٹ چل رہا ہے یہ اعتکاف ہو رہا ہے اس لیے کہا گیا کہ ہوجرے ختم کر دو جتنا کھلا ماحول ہوگا سارے اعتکافیے نظر آئیں گے کیا کر رہے ہیں کوئی سویا ہوا ہے کوئی بیٹھا ہوا ہے کوئی آرام کر رہا ہے سب پتہ ہوگا اندر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر بند کر کے وہ ایسے ایسے اللہ معاف فرمائے بعض تاش کھیلتے ہیں سگریٹ پیتے ہیں افسوس ہوتا ہے ہماری قوم جس طرف چلی گئی ہے۔

یہ وہ چیزیں بتا رہا ہوں جو ہو رہی ہیں میں ان پریکٹیکل باتیں نہیں ہیں انٹرنیٹ کے ذریعے مجھے لاکھوں لوگ سنتے گے وہ بھی اس بات کی گواہی دیں گے ایسا ہو رہا ہے اعتکاف تو ایسی عبادت تھی جس نے آپ کو نیا کر دینا تھا وہ اعتکاف والا پہلے سے بھی گندا ہو کر باہر آجاتا ہے کیوں کہ اس کو پتہ ہی نہیں تھا اعتکاف کیسے کیا جاتا ہے تو یہ ہوجرے لگانا آپ کعبہ شریف میں چلے جائیں کوئی ہوجرہ نہیں ہے مسجد نبوی شریف میں جا کر دیکھیں لوگ ایسے ہی ہیں پھیر رہے ہیں اعتکاف میں سکون کے ساتھ کوئی اِدھر بیٹھا ہے کوئی اُدھر بیٹھا ہے پوچھیں جی میں اعتکاف میں ہوں مسجد کے اندر تو ایسے یہ ہے اجتماعی اعتکاف کا کونسیپٹ جو اسلام دیتا ہے۔

اس میں ضروری ہے کہ درس قرآن ہو۔۔۔نماز سیکھی جائے۔۔۔۔۔۔نماز کی تجوید وقرأت سیکھی جائے۔۔۔۔بہترین انداز میں اعتکاف کیا جائے اپنی دعاہیں سیکھی جائیں اگر کوئی صاحب نسبت ہے تو ذکر کے طریقے سیکھے۔

ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت صاحب اعتکاف میں تھے تو آپ نکلے باہر تو کچھ ساتھی وضوخانے کے قریب جو ہے باتیں کر رہے تھے آپ جب اندر آئے آپ نے ہمیں بولا لیا

آپ نے فرمایا

آپ کو پتہ ہے کہ اعتکاف کس طرح ضائع ہو جاتا ہے؟؟؟

میں نے کہا جی کیسے تو آپ نے فرمایا جو زیادہ باتیں اعتکاف میں کرتا ہے اس کا اعتکاف ضائع ہو جاتا ہے لحاظہ اعتکاف تو اللہ سے باتیں کرنے کے لیے ہے آپ آئے بھی اعتکاف میں ہیں پھر بھی لوگوں سے ہی گفتگو ہے اور دنیا کی ہی باتیں ہو رہی ہیں یہ اعتکاف نہیں ہے پھر ضائع ہو گیا سب کچھ وہ جو باہر کھڑے ہیں ان کو جا کر بتا دو جا کر بسترے کو اٹھاؤ اور چلے جاؤ شاباش تم لوگوں کا اعتکاف سے کوئی تعلق نہیں ہے اس قدر اعتکاف کے معاملات ہیں ہم نے اعتکاف کے ساتھ جو حشر کر دیا ہے وہ بڑا عجیب ہے۔اللہ اکبر

☆ اعتکاف کا ادب یہ ہے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہمیشہ کم کھایا اور پیا جائے یہ بہت ضروری ہے اعتکاف کے اندر ہمیشہ کم کھائیں اور کم پیئیں۔

اعتکاف والا جتنا زیادہ کھائے گا اتنا زیادہ واش روم جائے گا اتنا زیادہ اس کا وضو ٹوٹے گا اتنا زیادہ اس کے پیٹ میں درد رہے گی اتنا زیادہ اسے نیند آئے گی کیونکہ آپ جتنا زیادہ کھاتے ہیں اتنی زیادہ نیند آتی ہے زیادہ کھانے والے لوگوں کا حال بہت برا ہیا اعتکاف والے کو چاہیے کہ خوراک کم کر دے کیونکہ دیکھیں محنت تو ہے ہی نہیں کیا اس نے میشنیں چلانی ہیں وہاں کیا اس نے وہاں دس من کا کوئی پتھر اٹھانا ہے کچھ بھی نہیں ہے بلکہ ماحول اچھا ہے اے سی لگے ہوئے ہیں آرام سے بیٹھے گا کوئی محنت تو کرنی نہیں ہے۔ ہمارے ساتھی ہوتے تھے حضرت صاحب کہا کرتے تھے یار کم کھایا کرو آپ اکثر ہر دوسرے تیسرے دن درس میں یہ بات کر جایا کرتے تھے کم کھایا کریں وہ پکوڑے کھا کھا کر کھا کھا کر افطاری میں خوب منڈتے روٹیاں خوب لنگر ٹوستے اپنے پیٹ میں جب حضرت صاحب رات کو کہتے یار آؤ اب ذکر کرنا ہے تو اس وقت خراٹے چل رہے ہوتے ذکر کہاں سے ہو بئی سارا کچھ تو کھا کھا کر پیٹ اتنا بڑھ لیا ہوا ہے اس نے کیا ذکر کروانا ہے تجھ سے تیرا جسم اتنا بھاری ہو گیا ہے اور اندازہ کریں لوگوں کا یہ حال ہے اور زیادہ تر ۹۹ فیصد لوگ تراویح اس لیے بھی نہیں پڑھتے کیونکہ ان کی افطاری اتنی بھاری ہو چکی ہوتی ہے نو بجے تک ویسے ہی لم لیٹ ہو جاتے ہیں میں نے کہا یار اتنا کھا لیا ہے اب تراویح کون پڑے پھر تراویح پڑھتے ہیں دو پڑھی ہیں ساتھ ہی وضو وہ جا رہے ہیں جناب واش روم وہ چار تراویح وہی گزر گئی ہیں بیٹھے بیٹھے واپس آجاتے ہیں گند کھا کھا کر گند نکالتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالی کی رحمتیں اور کرم ہی رہ جاتے ہیں بئی اعتکاف میں ہو اب تمہیں چاہیے کہ اپنی غذا کو ذرہ کم کر دو تھوڑا کر دو تا کہ عبادت کی طرف رحجان رہے میں آپ کو ایک اصول اور منزل عرض کر دوں۔

آپ اپنی غذا کو کم کر لیں اللہ تعالی کی ولایت آپ کے نزدیک آجائے گی۔ ولی بننے کی سب سے پہلی شرط کم کھانا ہے اسی لیے مذاق اور محبت سے کہہ رہا ہوں اسی لیے بٹوں میں کوئی ولی نہیں ہوتا ایسے ہی اعتکاف والے کو چاہیے کہ کم کھائے۔

☆ حضور علیہ السلام مدینہ شریف میں ایک حکیم آ گیا تو اس نے دکان ڈال لی ایک دن بیٹھ دو بیٹھ تین بیٹھا ایک ہفتہ بیٹھ دوسرا بیٹھا ایک مریض نہ آیا بھوکا مرنے والا ہو گیا کوئی بندہ نہ آئے بڑا پریشان ہوا کہ شہر ہے یہاں پر تو سنا تھا بڑے لوگ رہتے ہیں یہاں کوئی بھی نہیں ایک بندہ بھی نہیں ابھی تک آیا تو ایک دن اس نے تنگ آ کر باہر سے کوئی گزر رہا تھا اندر لے آیا۔

یار تم لوگ بیمار نہیں ہوتے کہا کیوں کہا میں سات دن ہو گئے بھوکا مر رہا ہوں کوئی مریض ہی نہیں آیا وہ صحافی حس پڑا اور کہا تو چلا جا یہاں سے ہمارے نبی نے ہمیں ایسا نسخہ دیا ہے کہ ہم نہیں بیمار ہوتے تو کہا یارو مجھے بھی بتا دو۔ کہا ہمارا نبی کہتا ہے کم کھایا کرو تو ہم بیمار نہیں ہوتے۔

یاد رکھیے جتنی آپ پوچھ لیں ڈاکٹروں سے حکیموں سے اگر سو بیماریوں کے نام لیے جائیں تو اس میں سے ۹۹ پرسینٹ زیادہ کھانے کی وجہ سے ہیں یہ سب زیادہ کھانے سے لوگ مر رہے ہیں کم کھائیں آپ دیکھیں گے کہ آپ کے اندر اللہ والوں کا نور اللہ والوں کی باتیں اثر کرنا شروع کر دیں گی کم کھانا چاہیے تو اعتکاف والے کو تو بہت احتیاط کرنی چاہیے پانی کم پئیں تا کہ نیند کم آئے۔ جتنا پانی زیادہ پئیں گے نیند اتنی زیادہ آتی ہے یہ بھی سائنس کا اصول ہے پانی کم پینا چاہیے اور نارمل رکھا جائے۔

☆ اعتکاف والوں کا اصول ہے کہ وہ اس بات کو ذہن نشین کریں کہ جب آخری دن آ جائیں اعتکاف کے خاص طور پر جب ستائیسوی رات گزر جائے اس کے بعد ذہری بات ہے الوداعی دن اور راتیں ہیں تو زیادہ سے زیادہ توبہ کے نفل پڑے یہ بھی بزرگوں نے لکھا کہ آخری راتوں میں توبہ کے نفل پڑھنے چاہیے۔

اعتکاف والوں کو چاہیے کہ تسبیح نماز کا اہتمام کریں۔

اسی طرح فرمایا

اگر کوئی اعتکاف والے کو ملنے آ جاتا ہے وہ اس سے ضرور ملے اور اس سے کام ہی کی بات کرے اس سے زیادہ گفتگو نہ کرے مثلاً اگر باہر سے کوئی دوست آ گئے ہیں ملنے کے لیے عزیز آ گئے ہیں عرفان صاحب زرہ اعتکاف بیٹھے ہیں آؤ زرہ مل کر آئیں چچا ہیں بھائی ہیں دوست ہیں کوئی عرفان صاحب کو ضرور ان کو ملنا چاہیے بعض اعتکاف والے یہ بھی کہتے ہیں خبردار میں نہیں ملنا اعتکاف میں ایسا نہیں ہے آپ سے مل سکتے ہیں لوگ آپ ان کے پاس بیٹھیں بات کریں وہ آپ کے لیے کوئی گفٹ لے کر آئے ہیں وصول کریں وہ آپ کو کوئی دعا کہہ رہے ہیں وہ آپ سنے بیٹھیں گفتگو ہونی چاہیے لیکن اتنی لمبی نہ ہو اب دوست فجر کے آئے ہوئے ہیں ظہر تک بیٹھے ہوئے ہیں باتیں چل رہی ہیں اور ساری دنیا کی گفتگو ایسا نہیں ہے ملیں ضرورت کی بات کریں اور چلے جائیں۔

ایسے ہیں بیٹیاں جو اپنے گھروں میں بیٹھی ہیں وہ والدین سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں تو کریں والد صاحب اندر آ جائیں امی اندر آ جائیں چچی کزن سہیلی آئی ہے اندر آ جائے دوست آئی ہے وہ اندر آ جائے بعض جو ہیں وہ دروازے کو ایسے جیسے کعبے کا دروازہ سمجھ لیتی ہیں خبردار کوئی اندر آیا میں اعتکاف میں بیٹھی ہوں نہیں ایسا نہیں ہے آپ اندر آ سکتے ہیں بیٹھیں گفتگو کریں جی چاہ رہا ہے پانچ سات دن ہو گئے ہیں والد صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی باقاعدہ ان کو فون کر سکتے ہیں آپ موبائل رکھیں اپنے پاس ان کو فون کریں ابو جی کافی دن سے آپ کی زیارت نہیں ہوئی وہ باقاعدہ اندر آئیں بیٹھے بات کریں جیسے میں نے ابھی کہا اعتکاف کو انجوئے کرنا ہے اس کو مصیبت اور پریشانی نہیں بنانا وہ آئیں آ کر اندر بیٹھیں گفتگو کریں اللہ

☆ اعتکاف ختم ہوا انا تیس رمضان آ گئی آخری لمحہ پہنچ گیا اور اب ایک نئی کہانی شروع ہو گیا ایک نیا دن شروع ہو گا اور ایک نئی زندگی شروع ہو گی ابھی چاند رات آ گئی۔ آخری دن جب آتے ہیں نہ تو اس وقت بڑے بڑے نیک بھی اس وقت دعا مانگتے ہیں مولا کل روزہ نہ ہی ہو ۲۹ رمضان جب آ جاتی ہے نہ اس وقت ایسے کرتے ہیں کہ مسنوئی چاند ہی چڑھا دو کوئی سہی نہیں چڑھتا ویسے لکھ کے ہی لگا دو اتنا لوگ جو ہیں نکلنے کو مچل رہے ہوتے ہیں ئی یہ فطری چیز ہے ہونا چاہیے آپ یقیناً وہ لوگ جو جاتے ہیں عمرہ کرنے مسجد نبوی شریف دیکھتے ہیں کعبہ دیکھتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں جب پندرہ بیس دن گزر جاتے ہیں نہ تو پاکستان کی یاد آنا شروع ہو جاتی ہے دل کرتا ہے یار ٹھیک ہے دیکھ لیا سب مسجد نبوی شریف کعبہ ہر چیز ہو گئی اب واپس جانا چاہیے اب گھر کی طرف جانا چاہیے مجھے میرے بچے میرے گھر تو یہ فطری چیز ہے انسان کی فطرت ہے کہ وہ Change پسند کرتا ہے تو اب آخری دن آ گیا اعتکاف والا مچل رہا ہے دیکھوں یار چاند نکلا ہے یا نہیں جلدی کرو چیک کرو فون ہو رہے ہیں دوستوں کو لاہور فون کراچی فون نظر آ گیا ہے نہیں آیا یار ان کو کہو دیکھا دیں چاند اب مطلب پوری طرح سے تحقیق ہو رہی ہے کسی کو چھت پر چڑھایا ہوا ہے اور دوربین لے کر کھڑے ہیں کہ چاند نظر آ جائے خیر یہ ایک فطری چیز ہے اندر خواہش ہوتی ہے کہ اب چاند رات خوشی کی خبر ہے پورا مہینہ محنت کی ہے میں نے تراویح پڑھ لی نمازیں پڑھ لی روزے رکھ لیے گناہوں سے بچ گیا درس بھی لے لیے سارا کچھ کر لیا مولا مجھے اب گھر جانا ہے۔

☆ اب اعتکاف والا اٹھا لوگ آئے انہوں نے آ کر ہار ڈالے مرحبا کہا نعرے لگائے گئے ماتھے چومے گئے اور پیسے دیئے گئے سلامیاں پیش کی گئی گلے لگایا گیا اور بڑا بڑا اعزت اور احترام باہر گاڑی بھی لا کر کھڑی کر دی اس کو بارات کی طرح لے کر چلو گھر پہنچا گھر عزیز بیٹھے ہوئے ہیں والدہ نے مٹن پکایا ہوا ہے چکن پکایا ہوا ہے بہن پھول پیش کر رہی ہے بھائی گلے مل رہا ہے پھوپھو مل رہی ہے ہر بندہ مل رہا ہے اعتکافیہ گھر چلا گیا ہے آگے اس کے لیے بہترین روٹی پانی تیار پڑا ہے ایک جنت کا سماں ہے ابھی عید کل ہونی ہے لیکن رات کو ہی شروع ہو جاتی ہے اور ایک مزہ شروع ہو جاتا ہے اعتکاف کا اتنی محبت اور اتنا پیار کیا یہ جنتی ہونے کی علامت نہیں ہے یہ جو آپ کو پیار اور محبت مل رہا ہے یہ آپ خود کرتے تو شائد یہ کبھی بھی آپ کو نہ ملتا یہ ان دس دنوں کا صدقہ ہے جو اللہ آپکو عطا کر رہا ہے۔

آپ اس کی حفاظت عام طور پر نہیں کرتے اب اگلا دن عید کا آتا ہے اور رات لیلۃ جائزۃ تھی دو نفل پڑھنے چاہیے تھے۔

☆ آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو چاند رات کو دو نفل پڑھتا ہے اللہ اس کا دل اس وقت بھی زندہ رکھے گا جب سب کے دل مر جائیں گے کیونکہ چاند رات کو عبادت کرنا جب باقی سارا زمانہ گند میں مبتلا ہے تم اس وقت بھی عبادت کر رہی ہو یا کر رہے ہو تم جیسا خوش نصیب اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چاند رات بھی گزار لی اور آگے عید کا دن آ گیا اب ایک نئی داستان شروع ہوئی ہے اب شروع ہوتی ہے شیطان سے اصل ٹاسل اب شیطان سے سہی لڑائی شروع کیونکہ سارا اسلحہ گولیاں توپے اللہ نے دے دی ہوئی ہیں اب بچنا کیسے ہے سارا کچھ تمہارے پاس ہے۔

آہ جو میں نے دیکھا لوگ اعتکاف کی عبادت کو لوگ رمضان کے روزوں کو لوگ نیکیوں کو اپنی محنتوں کو دن رات کی عبادتوں کو عید کے دن ہی اپنے پاؤں کے نیچے روند کر عید کے دن ہی اپنی تمام عبادتوں کو آگ لگا کر اور اللہ کے ان حکموں کو جو وہ پورا مہینہ کرتے رہے تھے ان کو ضائع کر کے ابھی تین دن بھی عید کے نہیں گزرتے اور اگر بانظر غور دیکھا جائے تو اعتکاف والے کے دامن میں ایک نیکی بھی نہیں رہتی سب ضائع ہو گیا پارکوں میں نکل گئے فلمیں دیکھنی شروع کر دی گانے ڈرامے شروع ہو گئے داڑھی شریف نکلی تھی اس کو کاٹ دیا پھینک دیا اور اسی طرح چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

وہی برے لوگ وہی لعنتی قسم کے دوست جو پہلے تھے وہ اب بھی ساتھ جوڑے ہیں یہ ہمارا وہ پہلو ہے جس نے ہمارے اعتکاف ضائع کر دیئے۔ وہی اس طرح سارے معاملات رہے اس کا مطلب تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دھوکا دیا تم نے قرآن کو دھوکا دیا تم نے رمضان کو دھوکا دیا ارے تم نے تو اپنے آپ کو بھی دھوکا ہی دے دیا وائے ناکامی ناکام رہ گئے۔

خوش نصیب وہ ہے جو اعتکاف کے بعد بھی اسی طرح نورانی چہرہ رکھے جو اعتکاف کے اندر تھا۔

خوش نصیب وہ ہے نمازی و پرہیزگار اعتکاف کے بعد بھی رہے جو اعتکاف کے اندر تھا۔

یہ ایسا نہیں ہوتا ہم نے دیکھا ہے کم لوگ ہوتے ہیں جو اس کو سمجھتے ہیں۔

پیرومرشد فرماتے ہیں

بیٹا رمضان کس کا قبول ہوا کس کا نہیں ہوا یہ تو عید کے دن ہی خبر ہو جاتی ہے آگے جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جو آداب لکھیں ہیں اللہ ہمیں ایسا اعتکاف بیٹھنے کی توفیق دے جس میں لیلۃ القدر بھی ملے قرآن بھی سمجھنے کو ملے درس بھی ملیں اور ایک نیا مسلمان اعتکاف سے برآمد ہو لوگ کہیں یہ تو وہ نہیں رہا جو اعتکاف سے پہلے تھا۔ یہ تو بدل گیا ہے یہ تو نماز نہیں چھوڑتا یہ تو عبادت اور اپنا معاملہ بہتر کر گیا ہے کیا بات ہے یہ تو کامیاب ہو گیا اسی طرح ایک لڑکی پر بھی کہہ دے یار تو بدل گیا یہی اعتکاف تھا یہی رمضان تھا جس کو اللہ عطا کرے یہ وہ جملہ ہے جو تمہارے لیے والڈ کپ سے زیادہ اہم ہے۔

اللہ تعالی اسی طرح سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین